میرا نام اعجاز علی ہے میں گزشتہ 6 سال سے میں پولیو پروگرام میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہوں ان 6 سالوں میں تین سال میں نے ڈسٹرکٹ ویسٹ کے اندر یوسی 2 سلطان آباد اس کے بعد یوسی 4 میٹروویل اس کے بعد میرا ٹرانسفر ڈسٹرکٹ ایسٹ کے اندر ہوگیا جس میں مجھے پی آئی بی کالونی 3 کے اندر ٹرانسفر کی گئی جہاں پر میں ایک سال تک اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتا رہا ہوں ۔

ان یونین کونسل کا تخمینہ ہائی رسک یوسیس کے ساتھ کیا جاتا ہے جہاں پر میں مائیکرو پلان سے لیکر کمیونیکیشن ایکٹیویٹیز اور ڈیٹا کی ڈیوٹیاں سرانجام دیتا رہا ہوں اور ان 6 سالوں میں میری ایسی کوئی بھی کام سے لیکر شکایت کسی بھی دفتر کو موصول نہیں ہوئی گزشتہ مہینے اگست 24 کو میرا تبادلہ یونین کونسل اعظم بستی میں کیا گیا جہاں پر مجھے نہ تو کوئی بریفنگ دی گئی نہ ہی ایک وربل انٹروڈکشن کروایا گیا ایک کال موصول ہوئی اور بتایا گیا کہ آپ نے کل سے وہاں جانا ہے اور میں اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس یوسی میں جا پہنچا اور اپنا کام کرنے لگا۔

24 اگست کو ٹریننگ کروائیں اور ان کو کمپین کے حوالے سے بریفنگ دیتا رہا، مسلسل تیاریاں کرتا رہا اس دوران پتا چلا کہ ایک یونین کونسل آفیسر جو کہ فیلڈ میں نہیں جا رہی تھی، جب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اجازت لی ہوئی ہے تو اس نے بتایا کہ ہاں میں نے اجازت لی ہوئی ہے اور لہذا میں ڈیٹا دیکھتی ہوں اور آپ جو فیلڈ کی ساری ایکٹیویٹیس ہیں آپ د یکھیں۔

اس کمپین کے دوران میں نے ساری ایکٹیویٹیز سر انجام دیں اور اپنے کو ورکر کی بھی ساری ایکٹیویٹیز میں نے سر انجام دی میں ڈیٹا کا کام بھی کرتا رہا اور سارے آنلائن لنک جتنے تھے میں نے تمام پر کئے اور ڈی او سی کو سبمٹ کرتا رہا اس ہماری یونین کونسل کے اندر ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے افسران کا دورہ ہوا جس پر میرے کام کو لے کر مجھے بہت سراہا گیا اور میرے کام سے متاثر ہے مجھے اور میری ٹیم کو ایپریشیٹ کیا۔

کیمپین مکمل ہونے کے بعد غیر موجود اور انکاری بچوں کو پلانے کے لیے فیلڈ میں بھیجا گیا جس میں میری کو ورکر نہیں تھی لہذا ساری ایکٹیوٹی میں خود دیکھتا رہا اور ساری چیزیں وقت پر ڈی ای او سی بھیجتا رہا۔

اس ایکٹیویٹی کے دوران میں نے ایریا لیول سوشل موبلائزر کو فیلڈ میں بھیجا جو کہ مسلسل دو دن تک کہہ رہے تھے کہ انکاری بچے نہیں پلا رہے تیسرے دن جب میں ٹیم سپورٹ سینٹر پہنچا تو وہاں پر دو مرد حضرات سوشل موبلائزر موجود تھے جبکہ فیمیل غیر حاضر تھی پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ گھر سے فیلڈ میں جائیں گی اور انہوں نے اپنی یو سی سی او سے اجازت لے لی ہے جبکہ وہاں یو سی سی او موجود نہیں تھی اور میں نے جب ان سے پوچھا، کیا آپ سے ان دو فیمیل ورکرز نے اجازت لی ہے ؟ تو بتایا کے میں نے سر سعید سے پوچھ کر ان کو اجازت دی ہے کہ وہ گھر سے جا سکتی ہیں۔

جب میں نے سرسعید سے پوچھا کیا آپ سے انہوں نے اجازت لی ہے تو سر سید نے بتایا کہ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں ہے اور اس کے بعد یہ دو ورکرز ٹیم سپورٹس سینٹر میں داخل ہوئی

اس کے بعد ہمیں ڈی ای او سی نے مطلع کیا کہ آپ نے کرونا ویکسینیشن کے لیٹرز اسکول کے اندر ڈسٹری بیوٹ کرنے ہیں اور یہ کام ہم نے اپنے سوشل موبلائزر کو سونپا کہ آپ جا کے اسکول کے اندر یہ لیٹرز ڈسٹری بیوٹ کریں

سوشل موبلائزر حیرہ سے معلوم ہوا کہ انہوں نے لیٹرز دے دیے ہیں جب میں نے پوچھا کہ کتنے رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ،چار رہتے ہیں اور جب ہم نے فیلڈ میں جاکے دیکھا تو پتہ چلا کہ دس اسکول رہتے تھے

بحر حال لیٹرز دے دیے سکول کے اندر اور ایک سن رائزاسکول کے پرنسپل سے پتہ چلا کہ میں نے ان کو کہا تھا کہ ایک گھنٹے کے بعد آکر مجھے دے کر جائیے گا، جو کہ انہوں نے نہیں دیا، اسکول پرنسپل نے بتایا کہ میں انکاری نہیں ہوں میں ہر مرتبہ بچوں کو ویکسینیشن کرواتا ہوں ورکرز کی غلطی ہے کہ ان کو میں نے کہا تھا کہ ایک گھنٹے کے بعد دیکر کر جائے گا لیکن وہ میرے اسکول پر ایک گھنٹے کے بعد نہیں آئے یہ بات مجھے اسی دن پر معلوم ہوئی جب ہم نے سارے اسکولز چیک کیے۔

اس کے بعد میں نے سارے سوشل موبلائزرس کو کہا کہ بچوں کو چیک کریں گے کے آیا وہ واقعی انکاری ہیں یا نہیں جس پر وہ مجھ سے ناراض ہوئے اور مجھے کہنے لگے کہ آپ کس حیثیت کے اندر ہمارے انکاری بچے انکاری چیک کر رہے ہیں وقت بہت ہو چکا ہے اور ہم ابھی گھر جانا چاہتے۔

جبکہ دوپہر کے 12 ہو رہے تھے اور اس وقت ان کے گھر جانے کا ٹائم نہیں ہوا تھا مجھے ایسا لگ رہا تھا وہ مجھ پر بھی ناراض ہیں اور نہ ہی وہ خود کام کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد ہم فیلڈ میں چلے گئے جہاں پر جا کے ہم نے بیمار بچوں کو معائنہ کیا وہاں جا کے پتہ چلا کے وہ بچے بالکل ٹھیک تھے اور ہمارے فیمیل سوشل موبلائزر نے ان دروازوں پر وزٹ نہیں کیا تھا جو کہ بعد میں میں نے خود کیے۔۔۔

تین دن کے بعد مجھے ڈاکٹر منیبہ کا میسج موصول ہوا کہ آپ ڈی ای او سی رپورٹ کرو اور میں دوپہر ساڑھے تین بجے وہاں پہنچ گیا، جب میں وہاں پر پہنچا تو وہاں پر 4 سوشل موبلائزر اور یو سی او بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے ان سب سے الگ کرکے بٹھایا گیا، سب کو الگ الگ پوچھ تاچھ کی گئی کہ کیا مسئلہ ہوا تھا مجھے کسی بات کا علم نہیں تھا کہ یہ کون سی بات کو لے کر مجھے یہاں پر بلایا گیا ہے

پہلے ان سے معلومات کی گئی دو گھنٹے تک انتظار کرتا رہا اس کے بعد میری باری آئی اور مجھے ڈاکٹر کیلاش نے اندر بلایا، وہاں سر سلمان‌بھی موجود تھے،

اس کے بعد ڈاکٹر کیلاش نے مجھ سے کہا کہ ہم نے آپ کو ایک چیلنجنگ یوسی میں بھیجا اور آپ وہاں پر جا کر کیا کر رہے ہو جس پر میں نے جواب دیا میں اپنا کام کر رہا ہوں،

میں نے ان سوشل موبلائزر س کا کام چیک کیا (جس کا حوالہ میں اوپر دے چکا ہوں) اس کی وجہ سے شاید آپ کو باتیں بتائیں ہوگی جب کہ میں آپ کو واضح کرتا چلوں میں اپنا کام کر رہا ہوں جیسے میں چھ سال سے ہر ایک چیلنجنگ یوسی میں کرتا رہا ہوں اس سے قبل میری کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔۔

ان کا بات کرنے کا انداز بہت تیز تھا لہذا وہ بہت ہی تیز لہجے میں مجھ سے ڈرا دھمکا کر بات کر رہے تھے اور مجھے کہہ رہے تھے کہ تم پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتے ہو اور ایسے بہت سے الفاظ جو کسی نے نہیں کہے حالانکہ وہ مجھے پہلے سے جانتے ہیں وہ پہلے بھی میرے سپروائزر رہ چکے ہیں

اس کے بعد جب میں باہر نکلا تو میں نے سوچا کہ کل سے میں کام پر نہیں جاؤں گا اور اس بات کا علم آپ نے امیونائزیشن آفیسر ڈاکٹر منیب کو بتا دیا کہ میں کل سے کام پر نہیں آؤں گا میں اپنا کام ٹھیک سے کر رہا تھا اور میں ہرگز اس چیز کا مستحق نہیں ہوں مجھ سے اس رویہ میں بات کی جائے

دوسرے دن میں آفس نہیں گیا اور میں نے امیونائزیشن آفیسر ڈاکٹر منیبہ کو بتا دیا کہ استعفی دے رہا ہوں اور یہ دردناک تھا اس کا اثر میری فیملی پر بھی پڑا کہ میں ان دنوں بہت پریشان رہا پر وہ پریشانی میرے حال سے سب کو محسوس ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر سندیپ نے مجھے کال کی کہ آپ اپنی ڈیوٹی جوائن کریں ہم اس مسئلے کو دیکھ لیں گے اور آپ سے پوچھ تاچھ کی جائے گی اور آپ اپنا کام اسی طرح سے جاری رکھیں۔

دوران انویسٹیگیشن اور موصول کردہ کال اور ای میل میں مجھے بولا گیا کہ آپ جو بھی ہوا براہ مہربانی وہ ہمیں لکھ کر دے دیں لہذا اوپر پیش کردہ احوال آپ کے نذر کر رہا ہوں۔

شکریہ

اعجاز علی